[illegible]

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

جملہ حقوق بحق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند محفوظ @

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

لَهُ، قَالَ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَذَلِكَ عَلاَمَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلاَّ مَا تَقُولُ.

[راجع: ٣٦٢٧]

بھی یہی خیال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پوچھا پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو یہی چیز بتائی ہے اور فرمایا کہ جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی "یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے" اس لئے آپ اپنے پروردگار کی پاکی و تعریف بیان کیجئے اور اس سے بخشش مانگا کیجئے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

تشریح دوسری روایت میں ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا اب تم مجھ کو کیا ملامت کرتے ہو اگر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تمہارے برابر جگہ دی اور تمہارے ساتھ بلایا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اہل فضل اور اہل علم قابل تعظیم ہیں گو ان کی عمر کم ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علم کے بڑے قدر دان تھے اور ہر ایک بادشاہ یا خلیفہ کو علم کی قدر دانی اور عالموں کی تعظیم اور تکریم ضروری ہے۔ افسوس مسلمان جو تباہ ہوئے اور غیر قوموں کے دست نگر بن گئے وہ جہالت اور کم علمی ہی کی وجہ سے اور اس قدر تباہی پر اب بھی مسلمان امراء علم کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ جاہلوں اور بے وقوفوں کو اپنا مصاحب بناتے ہیں۔ عالم کی صحبت سے گھبراتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (وحیدی)

١١١- سُورَةُ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾

باب سورۂ لہب کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَابٌ خُسْرَانٌ. تَتْبِيبٌ تَدْمِيرٌ.

(یہ سورت مکی ہے اس میں ۵ آیات ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"تباب" کے معنی تباہی ٹوٹا تتبیب کے معنی تباہ کرنا۔

١-باب

باب

٤٩٧١- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ، وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ ((يَا صَبَاحَاهُ)) فَقَالُوا : مَنْ هَذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ:

(۴۹۷۱) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا' ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے اور اپنے گروہ کے ان لوگوں کو ڈراؤ جو مخلصین ہیں" تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ" قریش نے کہا یہ کون ہے! پھر وہاں سب آ کر جمع ہو گئے' آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے' اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر

((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ، أَنَّ خَيْلاً تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي))؟ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا. قَالَ : ((فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ)). قَالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ، مَا جَمَعْتَنَا إِلاَّ لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ. فَنَزَلَتْ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ وَقَدْ تَبَّ. هَكَذَا قَرَأَهَا الأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ.

[راجع: ١٣٩٤]

اس پہاڑ کے پیچھے سے آنے والا ہے' تو کیا تم مجھ کو سچا نہیں سمجھو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جھوٹ کا آپ سے تجربہ کبھی بھی نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ سن کر ابو لہب بولا تو تباہ ہو کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ پھر آنحضرت ﷺ وہاں سے چلے آئے اور آپ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ تبت یدا ابی لهب و تب الخ یعنی دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا۔ اعمش نے یوں پڑھا وقد تب جس دن یہ حدیث روایت کی۔

تشریح دشمن کے حملہ کے خطرہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کے لئے اہل عرب لفظ یا صباحاہ کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف انہیں تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا۔ اس لئے آپ نے انہیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطرہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ نے آیت وانذر عشیرتک والی کے ساتھ لفظ ورھطک منہم المخلصین بھی زیادہ کئے ہیں لیکن جمہور نے اس آیت کو نہیں پڑھا۔ اسی لئے یہ مصحف عثمانی میں بھی نہیں لکھی گئی۔ شاید اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی جس کا علم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہ ہو سکا ہو۔ قد کا لفظ قرآن شریف میں نہیں ہے۔ اعمش نے یہ اپنے طور پر کہا کہ اللہ نے جو خبر دی تھی وہ پوری ہو گئی وقد تب کا یہی معنی ہے۔

٢- باب قَوْلُهُ ﴿وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾

باب آیت ﴿و تب ما اغنٰی عنہ مالہ الخ﴾ کی تفسیر

یعنی وہ ہلاک ہوا نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ جو کچھ اس نے کمایا وہ کام آیا۔"

٤٩٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا [أ]بُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ [م]رَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [أَنَّ] النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَصَعِدَ [إِلَى] الْجَبَلِ فَنَادَى: ((يَا صَبَاحَاهْ)). [ف]اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ : ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي))؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

(۴۹۷۲) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا' کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی' ان سے اعمش نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرہ نے' ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بطحا کی طرف تشریف لے گئے۔ اور پہاڑی پر چڑھ کر پکارا۔ "یا صباحاہ" قریش اس آواز پر آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ضرور آپ کی تصدیق کریں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تو میں تمہیں سخت عذاب سے